اپنے مسلک کا پاسبان ہو جا

مصنف :۔ سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ
خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے، اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب، ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے ---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحتہً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت، مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

نوٹ (منجانب: ۔سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔ اگر آپ کو کسی کتاب/ مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب/ مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔ آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com

kamran@shahjee.net

Website :- www.shahjee.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز حضرات علما کرام!

مشائخ عظام!

غلامان رسول!

اللہ تعالیٰ کا بے شمار ان گنت شکر ہے کہ اس نے آج ہمیں اس تاریخی مقام پر ایک تاریخ ساز مقصد کے لئے جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میرا شکر و سپاس نا مکمل، پھیکا اور ادھورا رہے گا اگر میں وجہ تکوین کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن صورت و سیرت کو یاد کر کے درود و سلام نہ پڑھوں۔

حضرات!

یقین جانئے میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں ان حوصلوں کو خراج پیش کروں جنہوں نے آج کی اس عظیم سنی کانفرنس میں ناامیدی کے اندھیروں کو دھکیل کر نورستان کی نظارہ بندی کی ہے۔ ہمیں مکمل احساس ہے کہ یہاں لوگ بہت تکلیفیں جھیل کر، مصیبتیں سہہ کر پہنچے ہیں۔ راہ وفا میں ان کی آبلہ پائی یقیناً رنگ لائے گی۔ دل کی دھڑکنوں سے آپ سب کے لئے دعائیں نکل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ خلوص اور قربانیاں قبول فرمائے اور قوم و ملت کو منزل کی وہ روشنی نصیب فرمائے کہ ہم سب کی تھکان دور جائے۔

آج کی اس کثیر المقاصد اور عظیم سنی کانفرنس میں بڑے بڑے لائق مفکرین، عظیم علما اور سیمیں سخن خطبا نے خطاب فرمائے کوئی کہنے کی بات ایسی نہیں چھوڑی کہ ہم ایسے بے بضاعت لوگ آپ کی سمع خراشی کریں۔

اڑا لی قمریوں نے طوطیوں نے عندلیبوں نے
چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرز فغاں میری

آئیے! سراغ لگاتے ہیں تسخیر کائنات کی شاہ کلید کا۔ میرا ایمان ہے فطرت نے سب کچھ محبت میں رکھ ہے۔

محبت ہی محبت

اپنے اللہ سے محبت

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر پرنازل ہونے والی کتاب قرآن حکیم سے محبت

رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کے محب ومحبوب اہل بیت سے محبت

مرکز محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروفا شعار اصحاب سے محبت

مصدر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین محبت کی مٹھاس اور خوشبو چار دانگ عالم میں پھیلانے والے اولیائے کرام سے محبت

اور پھر محور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہر ادا، ہر عمل، ہر لفظ، ہر سوچ، ہر فکر، ہر چیز اور ہر شے سے محبت۔

یہ ہے اسلام کی جمالیاتی تعبیر جسے اہل جہاں مسلک محبت اہل سنت و جماعت کے پیارے نام سے جانتے ہیں۔ سنی اور مسلمان الگ الگ نہیں بلکہ ایک ہی معنی اور مفہوم کے لئے بولے جانے والے مترادفات ہیں۔ سنی یا اہلسنت کا لفظ بھی آج کی ایجاد نہیں بلکہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی جب کچھ لوگوں نے ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فقط قرآن ہی سے اسلام کو سمجھنا چاہا اور قرآن ہی کو اپنی شناخت ٹھہرایا تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ " نحن علی سنته و جماعته " کہ ہم تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ان کے اصحاب کے طریقے پر ہیں۔ اہلسنت و جماعت کا نام اسی قول مبارک سے ماخوذ ہے۔ خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے " یداللہ علی جماعته " اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے، اس نام کے لئے برکتوں کا ذریعہ ہے مگر ہم آج کے دور میں اسلام کے نام پر مختلف گروہوں اور فرقوں کے اعتقادات کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ بعض ایسے ہیں جو عظمت توحید کی بات کرتے ہیں مگر اس لہجے میں کہ عظمت رسالت کا انکار ہوتا ہے۔ بعض ایسے ہیں کہ جب اہل بیت کی بات کرتے ہیں مگر اس رنگ میں کہ ناموس صحابہ کا انکار ہوتا ہے۔ بعض ایسے ہیں کہ عظمت صحابہ کی بات کرتے ہیں مگر اس ڈھنگ سے کہ توقیر اہل بیت کا انکار

ہوتا ہے لہذا ان گروہی اور فرقہ وارانہ گمراہ کن سوچوں کے مقابلے میں ایک ہی اجتماعی اسلامی عقیدہ ہے جو سب سے محبت کا درس دیتا ہے اس لئے اس کے حامل افراد گروہ یا فرقہ نہیں بلکہ جماعت کہلاتے ہیں اور انہی کا نظریہ مسلک محبت کہلاتا ہے ۔ رسول محبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد نور" میری امت کبھی گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوگی " کا فیض ہے کہ آغاز اسلام سے آج تک امت مسلمہ کی غالب اکثریت ہمیشہ اسی مسلک محبت پر کاربند رہی ہے ۔ تاریخ اسلام نے جتنے مشاہیر اور رجال عظیم پیدا کئے ہیں ۔ سب کا تعلق اسی فکر محبت سے رہا ہے امام اعظم ابو حنیفہ ، امام احمد بن حنبل ، امام شافعی ، امام مالک ، سیدنا غوث الاعظم ، داتا گنج بخش علی ہجویری ، سیدنا بہاؤالدین نقشبندی ، سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی ، سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ، امیر خسرو ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، شاہ ولی اللہ دہلوی ، حضرت فضل حق خیرآبادی اور حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ سب اسی مسلک محبت کے افق کے تابندہ ستارے ہیں ۔ ہمارے وطن پاکستان میں ہر طرح کی سوچ اور فکر رکھنے والے لوگ موجود ہیں مگر اللہ کریم کا شکر ہے کہ یہاں بھی مسلمانوں کی غالب اکثریت اہلسنت وجماعت ہے ۔ کچھ تو اقلیتیں اپنے تحفظ کی فکر کی وجہ سے ہمیشہ منظم ہوتی ہیں اور کچھ آجکل بیرونی حکومتوں کے سرمائے نے ان کو منظم اور متحرک بنا رکھا ہے اگر ان کا تحرک اسلام ہی کی سربلندی کے لئے ہوتا ہے تو کوئی بات بھی تھی مگر افسوسناک امر یہ ہے کہ سب کا ہدف نظریاتی ، تنظیمی اور تحریکی طور پر اہلسنت کو کمزور کرنا ہے ۔ دریں صورت انتہائی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کی اکثریتی جماعت کے افراد اپنے آپ کو منظم کریں ویسے بھی جب تک اکثریت اسلام کی حقانیت اور کفر و الحاد کی بیخ کنی کے لئے تیار نہیں ہوتی دوسرے گروہوں سے یہ کار عظیم پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا ۔ اسی فکر کے پیش نظر اسلامیان پاکستان کے اجتماعی نظریات کی حامل تنظیم جماعت اہلسنت تشکیل دی گئی ۔ ابتدا میں غزالی زماں حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی ، مولانا حامد علی خان اور شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی اس کے روح رواں تھے اب اس کی قیادت ملک کے نامور اور مقتدر علمائے کرام فرما رہے ہیں ۔ جماعت اہلسنت کی چند سالوں کی تگ و تاز کا نکتہ عروج آج کی عظیم الشان " کل پاکستان

سنی کانفرنس " ہے سنی کانفرنس میں شمع رسالت کے لاکھوں پروانوں کا ہجوم محض مچلتے جذبوں کا اظہار نہیں بلکہ کفروالحاد کا زور توڑنے ، حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو عام کرنے ، مقام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ ، نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور وطن عزیز پاکستان کے استحکام کی منظم فکری تحریك کا شعوری آغاز ہے ۔ اپنے معاشرے اور پوری دنیا میں غلبہ دین کی منزل مراد کو سر کرنے کی مربوط منصوبہ بندی ہے ۔ سنی کانفرنس میں شریك ہر فدائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سنی ہونے پر فخر کرنا چاہیئے اور ہر جگہ اپنی اس نسبت کا اظہار بھی کرنا چاہیئے اس لئے کہ اچھی اور پاکیزہ نسبتوں کا ہمیشہ اظہار ہوتا ہے اور بری اور مذموم نسبتیں ہمیشہ چھپائی جاتی ہیں ۔ سنی ہونا تو اپنے آپ کو داتا ہجویری ، خواجہ اجمیری ، بابا فرید اور سلطان باہو ایسے پاکباز بزرگوں کا غلام ظاہر کرنا ہے ۔ کون کافر ہوگا جو ان اولیا کرام کی محبت میں زندگی اور ان ہی کے ساتھ اپنی آخرت کو وابستہ نہیں کرے گا ۔ اس لئے سنی کانفرنس سے جانے کے بعد ہر سنی کو چاہئیے کہ برملا ہر جگہ اپنے سنی ہونے کا اظہار کرے ۔ کانفرنس سے جاتے ہوئے ہر غلام رسول کو جماعت اہلسنت کے اہداف ایك سبق کی طرح یاد کر لینے چاہئیں تاکہ وہ اپنی حیثیت اور صلاحیت کے مطابق ان کے حصول کے لئے تگ و تاز کر سکے ۔

جماعت اہلسنّت کے اہداف

فکری ہدف :

بین الاقوامی سطح پر کفر کا زور توڑنا اور غلبہ اسلام کی منظم تحریك اٹھانا ۔

روحانی ہدف :

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت تمام انسانی حلقوں تك عام کرنا ۔

سیاسی ہدف :

استحکام پاکستان اور نفاذ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذہن سازی کرنا ۔

سماجی ہدف :

معاشرتی برائیوں کے خاتمے اورخدمت خلق کے فروغ کی کوشش کرنا ۔

اصلاحی ہدف :

گمراہ کن عقائد کی اصلاح ، فرقہ واریت کی بیخ کنی ، جاہلانہ رسوم کی تطہیر اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں عامتہ الناس کے لئے دینی دعوت کا اہتمام کرنا ۔

تعلیمی ہدف :

قدیم وجدید علوم کے مدارس ، سکولز، کالجز اوریونیورسیٹیاں قائم کرنے کی سعی کرنا ۔ ماہرین تعلیم سے جدید دورکے تقاضوں کے مطابق نصاب تیارکرنا ۔

عملی ہدف :

باطل اورطاغوت کے خلاف بھرپور جہاد کرنا ۔

تنظیمی وتحریکی ہدف :

وطن عزیز کے گاؤں گاؤں ، قریہ قریہ ، بستی بستی اور شہر شہر میں جماعت اہلسنّت کی تنظیم سازی کرنا نیز پاکستان بھر کی تمام سنی تنظیموں اورتحریکوں کا عملی اشتراک قائم کرنا ۔

عالمی ہدف :

دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنا ۔ دنیابھر میں کام کرنے والی سنی تنظیموں تحریکوں سے رابطہ کرنا ۔

حضرات !

آپ نے باہمی محبت الفت اعتماد اوریقین کے ساتھ جماعت اہلسنّت کی صورت میں جو چراغ روشن کیا ہے یہ آپ کی گہری فراست ، عمیق بصیرت اور دور نظری کا بلند پایہ ثبوت ہے ، جماعت اہلسنّت آپ کی جماعت ہے ،اس عظیم امت کی فقید المثال جماعت ، نسل نوکا تاریخی ارتباط اور زندہ اقدارکا انمٹ نقش جمیل ہے ۔ جماعت اہلسنّت کی ساری جدوجہد کا

مرکز و محور چند سچے اور سچے عقیدے ، انقلاب آفرین تحریکی اعمال اور نتیجہ خیز معاشرتی روپے ہیں یہ سرمایہ ہے جو جماعت اہلسنّت کی پہچان ہے ۔

جماعت اہلسنّت نے جن مایوس کن حالات میں سنی کانفرنس کا انعقاد کیا ہے ان کا مطالعہ اور ادراک آپ ایسے درد دل رکھنے والے احباب کے لئے مشکل نہیں ۔ عالمی سطح پر غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم جن پریشانیوں اور اضطراب کا شکار ہیں ان میں کفر کا زور پکڑ جانا ، عالمی ذرائع ابلاغ کا فحاشی اور عریانیت کی حیا سوز وکالت کرنا ، زرخرید ذہنوں کی ریاستی اور سیاسی زندگی کو جدید شیطانی ہتھکنڈوں سے محکومیت کا شکار بنانا ، مسلم عوام کو معاشی حیلوں اور مادی حربوں سے مکمل طور پر مفلوج کر دینا اور اس پر مستزاد کشمیر ، فلسطین ، بوسنیا اور ان ایسی درجنوں ریاستوں میں مسلمانوں کا قتل عام کم پریشان کن مسائل نہیں ۔ ایسے میں آپ خود سوچیں جماعت اہلسنّت کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں ؟ اس کی عملی جدوجہد کا دوٹوک لائحہ عمل کیا ہونا چاہئیں ؟ کسی درخت کی آبیاری اس کی جڑوں کو کاٹ کر نہیں کی جاسکتی ۔ جماعت اہلسنّت کا اولین ہدف دنیا بھر میں مسلمانوں کے وقار اور آبرو کی بحالی ہے ۔ ہم خود کو منظم کر کے کفر کے زور کو توڑنے کی فکر رکھتے ہیں ۔ ہمارا یقین ہے کہ فرد کی اصلاح کے بغیر صالح اور جری معاشرہ کی تشکیل ناممکن ہے اور کفر کے خلاف جانگسل تگ و تاز کے لئے معجزانہ کردار ازحد ضروری ہے ۔ لیکن یقین جانئے ہماری صفوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں سجیلے جوان ہیں ، پاکیزہ شخصیتیں ہیں ، تقویٰ کے زیور سے آراستہ مشائخ ہیں ، راہ وفا میں جان دینے والے سپاہی ہیں ، نور فراست سے ڈھلے قلم کار ہیں ، علم کے موتی رکھنے والے علما ہیں ، دین مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب کچھ وار دینے والے اہل مروت ہیں ۔ لکھاری ، خطیب ، نابغہ ، عبقری ، محقق ، مدقق ، مفسر ، محدث وہ کون سی دولت ہے جو اللہ رب العالمین نے ہمیں نہیں عطا فرمائی ۔ دراصل جدوجہد کے رخ متفاوت ہیں ۔ انہیں ایک سمت لگانے کی ضرورت ہے ، ان کا رخ معین کرنے کی محنت درکار ہے گویا ایک فکری اور روحانی تحریک کی ضرورت ہے جو بندگی خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان تمام قوتوں کو باطل کے خلاف انقلابی کشمکش پر آمادہ کر دے اگر جماعت اہلسنّت نے یہ کام کر لیا اور آپ نے

یہ عظیم کام کرنے میں جماعت کی مدد کی تو یقین رکھئے وہ دن دور نہ ہوں گے جب یہودیوں عیسائیوں اور کافروں کی قوت کے سرچشمے اللہ رب العالمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زلف ناز کے صدقے تمہارے قبضے میں دے دے گا۔

میں مطمئن ہوں اگرچہ خراب ہے ماحول
خزاں کے بعد کا موسم بہار ہوتا ہے

جماعت اہلسنّت بہت اچھی طرح اس بات کا بھرپور احساس رکھتی ہے کہ دنیا میں کوئی بھی اصلاحی ، تعمیری ، انقلابی اور نتیجہ خیز کام افراد کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ۔ خصوصاً دیکھا جائے تو ہماری جماعت میں خانقاہی وابستگیوں اور حلقہ جاتی تصلبات نے ذوق و شوق کا اساسی مواد تو ہمارے کارکن کو دیا ہے لیکن جماعتی احساس اور انقلابی کردار کے تقاضے ہنوز تشنہ تکمیل ہیں لہذا جماعت اہلسنت روحانی تربیتی کام کو ہر رکن کے ذوق کے مطابق مشائخ کے سپرد کرتی ہے اور خود پیری مریدی کی روایت سنبھالنے کی بجائے توحید ، رسالت اور فکر آخرت کے سنہرے اصولوں کی روشنی میں ذہین ، دانشمند ، دردمند اور انقلابی سنی پیدا کرنے کی فکر رکھتی ہے البتہ ذوق شوق اور بیدار روحانی اقدار کی نمو کے لئے ہم تمام سلاسل تصوف کے اصولوں سے بہرہ مند ہونے کی ترجیحات پر قائم ہیں ۔

یہ عظیم کام کیسے کیا جائے اس سلسلہ میں جلیل القدر مشائخ ، عظیم الشان علما اور عبقری مفکرین خصوصاً تنظیم المدارس ، جامعہ محمدیہ غوثیہ اور دیگر منظور شدہ مدارس کے مبلغین سے استفادہ ہمارا حق ہوگا ۔ یہ اس لئے بھی عرض کیا گیا کہ مدرسہ و خانقاہ کے تعاون کے بغیر تربیت کم ازکم نہیں ہو سکتی ۔ جماعت اہلسنّت تعلیمی اور تربیتی انقلابی اصلاحات کا ایک واضح لائحہ عمل رکھتی ہے جسے بعض حکمتوں کی بنا پر تفصیل کے ساتھ یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا تاہم ایک اعلان آپ کے لئے باعث صد مسرت ہوگا کہ جماعت اہلسنّت وقتاً فوقتاً تربیتی کیمپ لگانے کا اہتمام کرے گی ۔ تمام سنی عموماً اور جماعت اہلسنّت کے ضلعی امرا اور ناظمین اعلیٰ ان کیمپس کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون فرمائیں ۔ اس سلسلہ میں پہلا تربیتی کیمپ اس رمضان المبارک میں منعقد ہوگا ۔ امید ہے آپ اس کیمپ میں بھرپور شرکت

فرمائیں گے ۔ دعا فرمائیں ہمارے ان اقدامات کا نتیجہ ہماری سنی ملت کے لئے بہتر ہو ۔ اس تمام تربیتی کام کی تنظیم کو بعد میں کسی وسیع اکیڈمی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے ۔ دیر یا سویر ہمیں اس کی انقلابی نتیجہ خیز کام کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہی ہو گا ۔

مشائخ علما اور میرے نہایت قابل احترام بھائیو!

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ کمپیوٹر اور میزائیل کا دور ہے ۔ اب دست بدست لڑائی کی مشقوں کی جگہ فضائی رصد گاہوں اور تیز ذہنی صلاحیتوں نے لے لی ہے ۔ اب پنجہ آزمائی کم اور فکر آزمائی زیادہ ہوتی ہے ۔ جس جماعت کا فکری نظام مضبوط رصد گاہ رکھتا ہو وہ عمل کی جولا نگاہ میں بہت آگے نکل جائے گی ۔ یہ ہماری بدقسمتی نہیں کہ ملك کی سب سے بڑی جماعت کے پاس اپنا ذاتی دفتر بھی نہیں جبکہ ایك فعال سیکرٹریٹ کی ضرورت اپنی جگہ تڑپ رہی ہے ۔ ذاتی طور پر میں جماعت کسی متحرك منصب پر مائز نہیں وگرنہ میری اولین ترجیح قیام سیکرٹریٹ ہوتی تاہم حالات کتنے بھی ٹھنڈے کیوں نہ ہوں انشا اللہ ہم مایوس نہیں ۔ آج لاکھوں آنکھیں آپ کے جذبوں کا تماشہ بھی دیکھ رہی ہیں اور ساتھ ان کرم فرماؤں کی مساعی جمیلہ بھی ملاحظہ فرما رہی ہیں جو ہاتھ میں کلہاڑا پکڑ کر جماعت کے وجود کو ریز ریزہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں ۔ اگرہم اپنے ان محسنوں سے بچ نکلے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کے فضل ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اور آپ کے تعاون کے ساتھ اس سہ سالہ میں ہم سیکرٹریٹ قائم کرکے دم لیں گے ۔

دیہاتوں ، قصبوں اور شہروں میں آپ کے فکری ، عملی اور تحریکی روابطہ آپ کے مذہبی وجود کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ " کل پاکستان سنی کانفرنس " اس عظیم ہدف تك رسائی حاصل کرنے کے لئے یہ لائحہ عمل تجویز کرتی ہے کہ ہر ضلع ضلعی سطح پر ، تحصیلی سطح پر اور ہر جماعت کا یونٹ اپنے دائرہ کار کے اندر آج ہی سے جا کر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کرنے کاکام شروع کردے ۔ اس سے ہمارے فکری اور ایمانی ہدف کے پرچار کو جہاں قوت ملے گی وہاں ہماری تنظیم خودبخود فعال ہو جائے گی ، ساتھ ہی معذرت

چاہتے ہوئے میں اپنے ضلعی امرا اور ناظمین سے گزارش کروں گا کہ قیادت امانت ہوتی ہے آپ اسے امانت سمجھ کر ہی قبول فرمائیں اور محنت فرمائیں مخلص قیادت ہی کسی جماعت میں پائیدار لائحہ عمل کی تنفیذی ضمانت ہوتی ہے اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ اس کا وجود جماعت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے تو وہ خوف خدا سے خود ہی جماعت کو اپنی سستی اور کاہلی کے عمل سے محفوظ رکھے ۔ انشا اللہ ہم اور آپ اگر اخلاص سے چلے تو منزل زیادہ دور نہیں ۔

آپ جانتے ہیں بہت خوبصورت درخت بھی ہو اور اسے جڑوں میں پانی نہ ملے تو وہ سوکھ جاتا ہے ہم اور ہماری جماعت قائم ہیں ۔ تاجدار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیار سے ۔ یہ ہمارا اساسی سرمایہ ہے اسے ہرا بھرا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ذکر الہ اور تلاوت کتاب کے ساتھ اپنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کو ایمان بنالیں اور ہر شخص یہ کرے کہ وہ ہر روز اگر ممکن نہ ہو تو ہر ہفتے گھر میں محفل درود و سلام سجائے ۔ یہ عمل تمہاری اور میری جماعت کی روحانی بقا کی ضمانت ہوگا ۔ اگر ہر گھر میں ہم درود و سلام کے نغموں سے آقا و مولٰی کی محبت کی دھوم مچا دیتے ہیں تو ایمان رکھئے ترقی کا اس سے بہتر کوئی لائحہ عمل نہیں ہوسکتا ۔

حضرات !

نظریاتی تصلب قوموں کی جان ہوتا ہے جب تک اعلٰی حضرت ، محدث اعظم اور مولانا عمراچھروی اور شیخ القرآن عبد الغفور ہزاروی ایسی شخصیتیں ہم میں موجود تھیں کسی گستاخ رسول کو برداشت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا ۔ آپ اپنے ایمان کو بچائیں ، اپنی عرفانی زندگی کی حدود کی حفاظت کریں ، نظریاتی سلطنت میں ڈاکوؤں اور دہشت گردوں کو داخل نہ ہونے دیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں سے محبت کرنا اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا آپ کا دینی فریضہ ہے ، اس سے غفلت جماعت کو کمزور کرے گی ۔ ہم سب کو اس جرم الحیم سے بچنا چاہیے ۔ آپ اعلٰی حضرت کا یہ درس کبھی زندگی میں فراموش نہ فرمائیں ۔

" آل پاکستان سنی کانفرنس " میں اگر ایک بات کا میں اعادہ نہ کروں تو میرا ضمیر ہمیشہ مجھے ڈستا رہے گا اور وہ ہے نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی تنفیذ ۔ ہمارے نزدیک نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ایک وسیع ، ہمہ گیر انسانیت پرور اور غریب نواز قدروں کے احیا کا نام ہے اگرچہ سیاسی سطح پر ہم سمجھتے ہیں کہ جماعت اہلسنّت کی محدود جدوجہد شاید ہمیں اتنے بڑے کام کا ماحول فراہم نہ کرے لیکن یقین جانئے جب تک ہماری جماعت اس عظیم مقصد کے لئے ذہن سازی نہیں کرتی نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادیں پوری دنیا میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً مستحکم نہیں ہو سکتیں ۔ جماعت دنیا بھر میں نافذ کالے قانون پر پریشان اور مضطرب ہے ۔ دنیا میں ہر روز پیدا ہونے والے نئے نئے فتنوں پر تشویش رکھتی ہے ۔ ہم اپنی گلیوں سے لاشوں کے ڈھیر اور انسانی جسموں کے چیتھڑے اٹھا اٹھا کر تھک گئے ہیں ۔ غریب اور مسکین معاشرہ جس طرح بلک رہا ہے وہ کسی درد مند آنکھ سے مخفی نہیں جماعت اہلسنّت کے نزدیک دینی انقلاب کی اہم ترین ضرورت معاشی اور اقتصادی بدحالی کی ترفیع ہے ۔ سیاست دان جس طرح شیطانی نظام کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں ایک مذہبی جماعت اس پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے چند سفارشات پیش کرتی ہے دیر یا سویر کسی دینی انقلابی کو یہ کام کرنے ہوں گے ۔

(۱) تمام اندرونی و بیرونی قرضہ جات فی الفور ادا کئے جائیں ۔ دوسروں کے چبائے ہوئے لقموں پر جگالی نہیں کی جاسکتی ۔ یہ وہ ہدف ہے جس کے بغیر سودی معاشرہ ختم نہیں ہو سکتا ۔ اگر اس کے لئے چند دن بھوک بھی کاٹنی پڑے تو ہمیں دریغ نہیں کرنا چاہیئے ۔ نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا پہلا انقلابی قدم یہی ہو سکتا ہے اس کے بغیر معاشی انقلاب جدید دور میں ناممکن ہو گا ۔

(۲) نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف مطلب بھوکے ، ننگے ، غریب اور بے روزگار انسانوں کی معاشی کفالت ہے ۔ کم ازکم ہر بے روزگار انسان کو ۱۰۰۰ روپیہ ماہانہ وظیفہ ملنا چاہیے اگر تم بھوک کا سدباب نہ کروگے تو بھوکے ننگے انسان ایک دوسرے کی بوٹیاں نوچیں گے ۔

(۳) قوم کے تمام بچوں کو تعلیم کا یکساں ماحول فراہم کیا جائے ۔ اونچ نیچ نفسیاتی مسائل پیدا کرتی ہے اور کرے گی ، تمہارا ناقص نظام تعلیم خچر اور گھوڑے پیدا کررہا ہے ۔ آؤ! مصطفائی نظام تعلیم اپنائیں اور اچھے انسان اچھے مسلمان پیدا کریں ۔

(۴) عدل و انصاف قوموں کی عمر کا پیمانہ ہوتا ہے کوئی قوم جتنا سستا اور فی الفور انصاف فراہم کرتی ہے افق حیات پر وہ اتنی ہی زیادہ جگمگاتی ہے ۔ مقدمات کے فیصلے عدل سے کرنا اور فوری کرنا یہ نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم حصہ ہے ۔ عدالتیں فوجداری مقدمات زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کی مدت میں نمٹائیں ۔

(۵) پوری دنیا ٹیکسوں کے فرسودہ نظام کی لپیٹ میں آئی ہوئی ہے ۔ اگر تاجر برادری کو یونہی تنگ کیا گیا تو بازار اور منڈیاں بے اعتمادی کے اندھیروں میں ڈوب جائیں گے ۔ نظام مصطفٰی موجودہ ٹیکسز کے نظام کو ٹھپ کرکے بیت المال کا حسین نظام دیتا ہے جس میں اسلامی معاشی مداخلت استقرار نظام کے لیے کفایت کرتی ہے ہم فی الوقت بالواسطہ ٹیکسوں کی لعنت کو ختم کرنے کی سفارش کرتے ہیں ۔

(٦) حکمرانی کے لئے تقویٰ ، ایمان اور شرافت کے ساتھ ساتھ نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ حکمرانوں کا معیار زندگی عام آدمی سے زیادہ نہ ہو ۔

(۷) حکومت کے تسلط میں آبی اور بارانی لاکھوں ایکڑ زمین بےکار پڑی ہے ۔ قومی وسائل کا یہ اندھا استعمال ملت دشمنی کے مترادف ہے ۔ یہ زمین صعنت کاروں ، جاگیرداروں اور حکومت کے خوشامدیوں کو دینے کی بجائے غریب کسانوں میں بانٹی جائے ۔ ظاہر ہے اس سے ملکی معیشت مضبوط ہوگی ۔ جماعت اہلسنّت نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں زرعی اصطاحات کا ایک جامع منصوبہ رکھتی ہے اگر سیاست دان چاہیں تو جماعت سے استفادہ کرسکتے ہیں ۔ جماعت اہلسنّت ملک میں دو امارتی نظام کی بجائے خلافت راشدہ کی طرز کا نظام تجویز کرتی ہے ۔

حضرات ! آل پاکستان سنی کانفرنس کے وسیلے سے ایک ضروری نکتہ کا ابلاغ ضروری سمجھتا ہوں اور وہ رسم و رواج کی اصلاح ہے ۔ وہ لوگ جو قدم قدم پر ہمیں بدعتی اور مشرک

ایسی رکیک گالیاں دیتے ہیں وہ جانتے سمجھتے ہوئے بعض غیر شرعی امور کو خواہ مخواہ اہلسنّت کے سر تھوپ دیتے ہیں ۔ ہمیں ہمارے خطبا علما اور مشائخ کو چاہیئے کہ اس طرف خصوصی توجہ دیں اور توازن اور تناسب کے ساتھ اپنے خطبات میں اصلاح رسوم کی تحریک اٹھائیں ۔ اگر ہوسکے تو اپنی مسجد میں قرآن و سنت کا باقاعدہ درس دیا جائے ۔ یہ خود بخود تزکیہ نفوس کی راہیں ہموار کردے گا ۔ اگر آپ سوچیں تو یہ برصغیر پاک و ہند میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اسلام صوفیا کرام نے پھیلایا ان کے پاس مضبوط ترین اسلحہ انسان دوستی ، اخلاق عالیہ ، غریب پروری اور پاکیزہ کردار تھا ۔ اسی سے انہوں نے تسخیر کائنات کی ۔ آؤ ! تھوڑی توجہ ہم اپنے اپنے اجتماعی اور انفرادی کردار کی طرف دیں شاید اس طریقے سے ہم اپنے مسلک کی پاسبانی بہتر طریقے سے کرسکیں ۔ غلط رسموں ، حسد ، رقابت ، بدخواہی ، سوئے ظنی سے عملی نجات ہی ہماری کامیابیوں کی ضمانت ہو گی ۔

جماعت اہلسنّت کا دیگر سنی تنظیموں سے رویہ " محبت دو اور محبت لو " کے اصول پر کارفرما ہے ۔ مختلف شعبہ ہائے حیات میں کام کرنے والی تنظیمیں اگر جماعت اہلسنّت سے رابطہ استوار رکھیں تو ہم اپنے دینی کاموں کو بہتر طریقے سے بانٹ کر کر سکتے ہیں ۔ اس طرح زیادہ کام کم وقت میں ہونا ممکن ہوگا ۔ اس کے لئے " سنی پارلیمنٹ " کی تجویز زیر غور ہے آپ سب کا تنظیمی تعاون ہی اس عظیم ہدف تک رسائی کی بنیاد بن سکتا ہے ۔ جہاں تک غیر سنی تنظیموں کا تعلق ہے تو ہم کسی بھی گروپ سے جھگڑا لڑائی پسند نہیں کرتے ہمارا ایمان ہے محبت ہی محبت لیکن محبت کو زیادہ تنگ کیا جائے تو اس کی چوٹ برداشت کرنے کے قابل نہیں رہتی ہے ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ صلح ہی دین کی راہ اور پاکستان کے استحکام کی ضمانت ہے ۔

عظیم الشان سنی کانفرنس کے عالی قدر شرکا !

آپ شیخ طریقت ہیں یا رہبر شریعت ، آپ خانقاہ کی رونق ہیں یا منبر و محراب کی زینت ، آپ شاعر ہیں یا ادیب ، آپ ڈاکٹر ، انجینئر ہیں یا وکیل ، آپ صنعتکار ہیں یا مزدور ، آپ بڑے تاجر ہیں یا چھوٹے دوکاندار ، آپ زمیندار ہیں یا کسان ، آپ استاد ہیں یا طالبعلم آئیے ! ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ جماعت اہلسنّت کے کارواں خیر میں شریک ہو جائے جس راستے پر چلتے ہوئے

لاکھوں اولیا کرام نے اپنی زندگیاں گزاری ہیں اسی راستے پرچلتے رہیئے ۔ گلی گلی ، محلے محلے ، جماعت اہلسنّت کے دفاتر قائم کرکے مرکز سے وابستہ کیجئے ۔

یاد رکھئے آپ کی چند گھڑیوں کی قربانی ملت کا مقدر سنوار سکتی ہے ۔

کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ کفروالحاد اور مادہ پرستی کو فروغ ملتا رہے ۔ اسلامی تہذیبی اقدار کو مٹایا جاتا رہے ۔ بےحیائی ، بے راہروی اور جنسی آوارگی کو ہوا دی جاتی رہے ، گستاخان رسول دیدہ دلیریاں کرتے رہیں ، اولیائے کرام کے مزارات کو مسمار کردینے کی سازشیں تیار کرنے والے اپنی قوت بڑھاتے رہیں ۔ یقیناً آپ کبھی بھی ایسا نہیں چاہیں گے تو پھر دیر نہ کیجئے ۔ جلد ازجلد جماعت اہلسنّت کے قافلہ محبت کے ساتھی بنئے اورپھر دوسرے انسانوں کو بھی نفرت کے جہنم زاروں سے نکال کر محبت کے گلزاروں میں لے آئیے ۔

تو امین غم محبت ہے
بے نیاز غم جہاں ہو جا
ترا مسلك غم محبت ہے
اپنے مسلك کا پاسباں ہو جا

(ترجمہ : شاہ عبد الطیف بھٹائی)

سید ریاض حسین شاہ
سنیئر نائب امیر جماعت اہلسنّت پاکستان
۳۰ اکتوبر ۱۹۹۶

♠♠♠♠♠♠♠♠